بدھ 30- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

بدھ 30- دسمبر 1998ء 10 رمضان 1419 ہجری- 30 فتح 1377 ھش جلد 48-83 نمبر 292

میری جاں آپ پر قربان

جنگ احد میں دشمن کے ایک سخت حملہ کے وقت حضرت ابو طلحہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے تیر چلا رہے تھے۔ حضور بعض دفعہ گردن اٹھا کر میدان جنگ کا جائزہ لیتے تھے تو حضرت ابو طلحہؓ عرض کرتے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی تیر آپؐ کو لگ جائے میرا سینہ آپؐ کی حفاظت کے لئے حاضر ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب اذ ھمت طائفتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 3

صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر عظیم قربانیاں پیش کیں

قتال کا ایک مطلب سخت جدوجہد اور کوشش بھی ہے

درس کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 23- دسمبر 1998ء سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کے عالمی درس قرآن کریم میں آج تیسرے روز سورہ نساء کی آیات 76 تا 79 کا درس دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ درس بیت الفضل لندن سے ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور سات زبانوں انگلش، فرنچ، جرمن، بنگالی، ترکی، عربی اور بوسنین میں اس کارواں ترجمہ ساتھ ساتھ نشر کیا گیا۔

آیت نمبر 76

حضور ایدہ اللہ نے سورۂ نساء کی آیت نمبر 76 کا ترجمہ بیان فرمایا کہ تمہیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کی راہ میں ایسے کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر جنگ نہیں کرتے۔ جس بستی کے رہنے والے ظالم ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمارے لئے کوئی دوست اور کوئی مددگار بنا کر کھڑا کر دے۔ اور ہمیں یہاں سے نکال لے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں جو سب سے اہم مسئلہ میں اٹھانا چاہتا ہوں تعجب ہے کہ اکثر مفسرین نے اسے چھوا تک نہیں۔ مفسرین یہ تو کہتے ہیں کہ یہ بات ثابت ہے کہ اس میں مکے کے ان کمزور اور مظلوم مسلمانوں کا ذکر ہے جو کمزور تھے اور دعائیں کرتے تھے کہ اے اللہ اس ظالم بستی والوں سے نجات کی کوئی صورت پیدا فرما۔ مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت میں قتال کی فرضیت کو اس حالت سے باندھا گیا ہے کہ اب جبکہ اللہ نے اجازت دے دی ہے تو قتال کیوں نہیں کرتے۔ اور اگر نہ کرو گے تو اللہ کی طرف سے اس بارے میں سخت وعید ہے۔

لیکن یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کے نزول کے بعد مکے پر حملہ نہیں کیا۔ اس الجھن کا حل حضور نے یہ بیان فرمایا کہ یہاں قتل کے لفظ کا مطلب محض لڑائی نہیں بلکہ دفاع ہے۔ سارے انبیاء کے بارے میں ذکر آتا ہے کہ وہ قتال کرتے رہے۔ مگر در حقیقت تو تمام انبیاء نے قتال نہیں کیا بلکہ وہ دفاع کرتے رہے۔

قتال کا ایک اور مطلب

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قتال کا ایک اور مطلب سخت جدوجہد اور کوشش ہے۔ ایسی پرجوش جدوجہد جس سے گویا جانیں ہلاک ہو رہی ہوں۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے مظلوم لوگ آئے مگر ان کو واپس بھیج دیا گیا کہ ہم کو تمہاری مدد کی اجازت نہیں۔ صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے تحت مسلمان مجبور تھے اور وہ مکہ کے مظلوم مسلمانوں کی مدد نہ کر سکتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کوئی اور قتال کا مطلب نہیں سمجھ سکتا۔ اور یہی وہ مطلب ہے جس کا اطلاق تمام انبیاء پر ہو سکتا ہے۔

حدیثوں سے استنباط

حضور ایدہ اللہ نے بخاری اور مسلم کی حدیثیں پیش کر کے ان سے استنباط فرمایا کہ ان سے ثابت ہوتا ہے کہ کمزور لوگوں کے لئے دعا کرنا قتال کا مطلب ہے۔ اور اس طرح سے قتال کا مطلب اول درجے پر دعا ہے اور دعا سے بڑھ کر اور کوئی قتال ممکن نہیں۔ جب تلوار کے جہاد کی اجازت نہ ہو تو دعا میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں ہو سکتی۔ حضور نے فرمایا اس دعا کی قبولیت اس طرح سامنے آئی کہ مسلمانوں کی ٹولیاں مسلسل ظالموں کے پنجے سے نکل نکل کر جاتی رہیں۔ اس دعا کے نتیجے میں ان کو سب سے بڑے مددگار یعنی آنحضرت ﷺ عطا ہوئے۔

جن کی دعا کی قبولیت سے یہ مکہ سے بھاگ کر مختلف جگہوں پر آباد ہوتے رہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے ان کی تائید کے لئے کوئی تلوار نہیں اٹھائی دوسری طرف ان کی تلوار کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا۔ چونکہ یہ آزاد تھے اس لئے کفار کی ٹولیوں پر چھاپہ مار جنگ کی طرح کے حملے کرتے تھے۔ یہ چھاپہ مار جنگ کا آغاز تھا جو برحق چھاپہ مار جنگ تھی۔ ان چھاپہ ماروں نے کفار مکہ کو مصیبت ڈالی ہوئی تھی۔ اور کفار سوچتے تھے کہ ان کو روکنے کے لئے کوئی معاہدہ کیا جائے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ نے مکہ کے کافروں کے لئے حضرت یوسفؑ کے دور جیسے قحط کی دعا کی چنانچہ مکہ میں سخت قحط پڑا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کے اسی طریق کو حضرت مسیح موعود نے اپنایا اور جماعت کو تعلیم دی کہ جب تدبیر کی اجازت نہ ہو تو دعا تدبیر سے بھی بڑھ کر کام کرتی ہے۔ اور جب تدبیر کی اجازت ہو تب بھی دعا کے بغیر تدبیر کامیاب نہیں ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے ماضی کے مفسرین رازی، الوسی، قرطبی کی تفاسیر بیان کر کے ان پر تبصرہ فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت مصلح موعود نے بھی یہاں دعا ہی کو مراد لیا ہے۔ اور دعا کو قتال قرار دیا ہے۔ احمدیت کو سب سے بڑا ہتھیار دعا ہی کا دیا گیا ہے۔ احمدی اگر اس طریق پر دعا کریں کہ خدایا اور کوئی تدبیر ہمارے لئے نہیں ہے۔ تو اس وقت اللہ اس دعا کو غیر معمولی طاقت سے قبول کرے گا۔ اور ان کی طرف سے اللہ لڑائی کرے گا۔

آیت نمبر 77

اس آیت کا ترجمہ حضور نے بیان فرمایا کہ جو

باقی صفحہ 2 پر

رمضان کا مہینہ اور وقف جدید

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے 2- جنوری 1998ء کے خطبہ میں فرمایا۔

اب رمضان کا مہینہ ہے اور یہ مضمون جو دراصل تو وقف جدید کے لئے شروع کیا گیا تھا میں اس کو رمضان کے ساتھ ملانا چاہتا ہوں تاکہ رمضان کی برکتوں میں وقف جدید اور وقف جدید کی برکتوں میں رمضان کی برکتیں شامل ہو جائیں......

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ اس میں سے جو پہلا حصہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنے والے ہیں خصوصیت سے رمضان المبارک میں۔ ان کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ پس آپ اپنی نیکیوں میں اپنے بچوں کو بھی شریک کریں۔ اپنے گردوپیش اپنے ماحول کو بھی شریک کریں تاکہ یہ نیکیوں کا مضمون پھولنے پھلنے لگے اور تمام دنیا پر یہ محیط ہو جائے۔

یہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہواؤں کے رخ پر ہو گا۔ فرشتے دعائیں کریں گے اور آپ آگے قدم بڑھائیں گے تو بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دے گا اور اسی برکت کے نمونے ہم دیکھ رہے ہیں تمام دنیا میں ایسے خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ مزید عطا فرما رہا ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے گذارش ہے کہ رمضان المبارک میں تمام اسیران راہ مولا کے لئے خصوصی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں جلد رہائی عطا فرمائے اور ہر قسم کی مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور باعزت بریت کے سامان پیدا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2-50 روپے

بقیہ صفحہ 1

ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور جنہوں نے کفر کیا وہ شیطان کی راہ میں قتال کرتے ہیں۔ شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو۔ شیطان کی تدبیر کمزور ہوتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آیت پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہے۔ کہ جب بھی مومن شیطان کے خلاف جنگ کریں گے تو شیطان کی تدبیر کمزور ہو گی۔ اس میں مومنوں کو فتح کی خوشخبری دی گئی ہے۔ بظاہر دشمن بڑی خوفناک تدبیروں کے ساتھ حملہ آور ہو گا مگر یاد رکھو یہ ناکام رہیں گے۔

حضرت مصلح موعود کا غیر مطبوعہ نوٹ

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مصلح موعود کا ایک غیر مطبوعہ نوٹ بیان فرمایا جس میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے کہ احمدیوں کے آگے پادریوں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کا نہ ٹھہرنا اس آیت کی تصدیق کرتا ہے۔ کسی مذہب کو مقابلے کی تاب نہیں۔

حضرت خلیفہ رابع کے بچپن کا واقعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارے بچپن کا واقعہ ہے کہ ہم کوہ مری میں تھے۔ وہاں ہم ایک چرچ میں مناظرے کے لئے گئے۔ ہمیں یقین تھا کہ ہم جیتیں گے۔ پادری صاحب سے بات ہوئی کچھ دیر ہم ان سے پوچھتے رہے انہوں نے وہی باتیں بیان کیں جو وہ عام طور پر حضرت مسیحؑ کے متعلق بیان کرتے ہیں ہم نے جب اس کا جواب دیا تو پادری فوراً چونکا اور بولا کیا تم احمدی ہو؟ ہم نے کہا ہاں اس نے کہا پھر احمدیوں سے ہمارا کوئی مناظرہ نہیں۔

آیت نمبر 78

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کا ترجمہ بیان فرمایا کہ کیا تم نے ان لوگوں پر نظر نہیں کی جنہیں کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ پھر جب قتال کا فرض ان پر عائد کیا گیا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگ گیا جس طرح اللہ سے ڈرنا چاہئے اور کہنے لگا کہ اے اللہ! کیوں تو نے قتال کو فرض کر دیا۔ کیوں نہ ہمیں اور مہلت دی۔ کہہ دے کہ دنیا کا فائدہ حقیر اور آخرت کی زندگی ہمیشہ بہتر ہے۔ اور تم پر کھجور کی گٹھلی کی اندرونی لکیر کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے مختلف مفسرین کی تفاسیر کا ذکر فرمایا۔ طبری نے لکھا ہے کہ یہ آیت بعض صحابہ کے بارے میں ہے جو قتال فرض ہونے سے پہلے اس کی تمنا کرتے تھے مگر جب قتال فرض ہو گیا تو اس سے ڈرنے لگے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ واقعات اس تفسیر کی تائید نہیں کرتے۔ جنگ بدر کے وقت حضرت نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ مانگا تو کس مہاجر یا انصار صحابی نے انکار کیا۔ انہوں نے تو سمندروں میں گھوڑے دوڑانے کا عزم ظاہر کیا۔ یہ شان ہے صحابہ کی۔ ایسی ساری باتوں کا جواب حضرت مسیح موعود کا یہ شعر ہے

قاموا باقدام الرسول بغزوہم
کالعاشق المشغوف فی المیدان

یعنی ان صحابہ کو استقامت نصیب ہوئی جو میدانوں میں جوانوں کی طرح کھڑے ہو گئے اور غیر معمولی قوت سے آگے بڑھے۔ مگر یہ خوبی رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ان کو ملی۔ چونکہ غزوہ میں رسول اللہ ﷺ آگے بڑھتے تھے۔ تو یہ آنحضورؐ سے اپنے عشق کی وجہ سے' ایسا عشق جو دیوانگی کی حد تک پہنچا ہوا تھا' آگے سے آگے بڑھتے تھے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ نقشہ مفسرین کو سامنے رکھنا چاہئے۔ واقعات سے ہٹ کر تفسیر کریں گے تو اصل معانی سے دور جا پڑیں گے۔

امام رازی نے کہا کہ یہ آیت منافقین کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ آیت منافقین پر اطلاق پاتی ہے۔ یہ ایسے منافقین تھے جو پہلے مسلمانوں سے ملے جلے تھے۔ امن کے وقت بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے تھے۔ اور قتال کا وقت آیا تو ڈرنے لگ گئے۔ ان کو جو کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روک رکھو تو اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ فساد کرنا چاہتے تھے۔ اپنوں میں فساد کرتے تھے اور غیروں سے لڑنے سے ڈرتے تھے۔ یہ وہی بات ہے کہ جیسے کہتے ہیں کہ عورتوں میں کبڈی کھیلے مردوں سے شرمائے۔ یہ آیت ایسے ہی لوگوں پر اطلاق پاتی ہے۔

آیت 79

اس کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ آیت فصاحت و بلاغت کا شاہکار ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ تم جہاں بھی کہیں جاؤ گے چاہے تم مضبوط قلعوں میں ہی کیوں نہ جاؤ۔ موت تم کو آلے گی۔ اس سلسلہ میں بعض مفسرین نے عجیب و غریب کہانیاں درج کی ہیں جو لائق التفات نہیں۔

ہمارا رجز

ثباتِ زندگی ہم ہیں حیاتِ جاوداں ہم ہیں
ہمیں کیا وقت روکے گا کہ اِک سیلِ رواں ہم ہیں
وطن کا ذرّہ ذرّہ دیدہ و دِل کی امانت ہے
وطن کے اَور ناموسِ وطن کے پاسباں ہم ہیں
ہمیں میں آکے گُم ہوتے ہیں زعمِ خام کے جلوے
سرِ راہِ جسارت کارواں در کارواں ہم ہیں
جدھر سے ہم گزر جائیں بہاریں مُسکرا اٹھیں
صداقت کا مچلتا جُھومتا ابرِ رواں ہم ہیں
ہماری ہی نِدا تھی جو سرِ گنگ و جمن گونجی
جو ہر جانب کبھی لہرا گیا تھا وہ نشاں ہم ہیں
زمانے کی ہَوا نے آزمایا بارہا ہم کو
خس و خاشاکِ باطل کے لئے چنگاریاں ہم ہیں
ہمارے دم سے ہے یہ گرمیٔ ہنگامۂ ہستی
کہیں سے چھیڑیئے گا داستاں در داستاں ہم ہیں
سبک سارانِ ساحل ہم سے کیا آنکھیں ملائیں گے
جہاں خود غرق ہوں طوفاں وہ بحرِ بیکراں ہم ہیں
بالآخر مضطرب آنکھیں ہماری سمت اٹھیں گی
کہ ہر آزردۂ غم کے لئے دارالاماں ہم ہیں
اگر ہم بزم سے اُٹّھے تو پھر کیا بزم آرائی
کہ پروانہ صِفت ہر بزم کے روحِ رواں ہم ہیں
زمانہ زندگی پائے گا ثاقبؔ جس کی آنچوں سے
وہ سوزِ مُستقِل۔ وہ اضطرابِ جاوداں ہم ہیں

ثاقبؔ زیروی

بیعت کی حقیقت پر کاربند ہونا ضروری ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جاویں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو۔ سب کچھ اس کا ہو جاوے۔ صفائی کے یہی معنی ہیں کہ دل سے خدا تعالیٰ کی عملی اور اعتقادی مخالفت اٹھا دی جاوے۔ خدا تعالیٰ کسی کی نصرت نہیں کرتا جب تک وہ خود نہیں دیکھتا کہ اس کا ارادہ میرے ارادے اور اس کی مرضی میری رضا میں فنا نہیں ہے۔ میں کثرت جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ اب اگرچہ چار لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے مگر حقیقی جماعت کے معنے یہ نہیں ہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر صرف بیعت کر لی۔ بلکہ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہو سکتی ہے کہ بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔ سچے طور سے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا ہو جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 454)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

جماعت احمدیہ کا دسواں سال- ۱۸۹۸ء کا مختصر جائزہ

1998ء کا سال اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اس سال میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو دنیا بھر میں نمایاں کامیابیاں عطا فرمائی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عالمی بیعت کے موقعہ پر پچاس لاکھ سے زائد افراد کی جماعت احمدیہ میں شمولیت کی خوشخبری دی۔ جلسہ سالانہ قادیان میں سولہ ہزار افراد کی شرکت۔ وہی ہندوستان جس میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں 1898ء میں عیسائی پادریوں اور مسلمان علماء کی طرف سے انگریز گورنمنٹ کے پاس خفیہ خفیہ شکایتیں پہنچائی جاتی تھیں کہ یہ خطرناک شخص ہے یہ موقعہ کی انتظار میں ہے۔ گورنمنٹ کے خلاف جتھہ جمع کر رہا ہے۔ یہ مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوگا اس کو گرفتار کیا جائے۔ انگریز کی وہ حکومت جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا تھا سمٹ سمٹا کر صرف انگلستان تک محدود ہو گئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے اس پیارے مسیح موعود کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے وہ قبولیت بخشی کہ آج وہ دنیا کے 166 ممالک میں پھیلی ہوئی ہے اور اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ ایک وقت تھا کہ حضرت مسیح موعود احباب جماعت کو قادیان آنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے آج اس کا خلیفہ ہر احمدی گھر تک پہنچ کر آسمانی روحانی مائدہ پہنچا رہا ہے اور جس وقت چاہے پوری دنیا کی جماعتوں کو مخاطب کر کے ان تک اپنا پیغام پہنچا سکتا ہے۔

ذیل میں 1898ء کا مختصر سا جائزہ پیش خدمت ہے۔

تعلیم الاسلام سکول

3۔جنوری 1898ء کو تعلیم الاسلام سکول کا افتتاح عمل میں آیا۔ مدرسہ کے اولین ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب مقرر ہوئے۔ سکول کا آغاز مہمان خانہ میں ہوا لیکن جلد ہی مہمان خانہ کے ساتھ دو تین کمرے تعمیر کئے گئے۔ ابتداءً پرائمری سکول سے شروع ہوا اسی سال مڈل سکول بنا دیا گیا اور فروری 1900ء میں ہائی سکول کا درجہ دے دیا گیا۔

کتاب البریہ کی اشاعت

24۔جنوری حضرت مسیح موعود نے کتاب البریہ شائع فرمائی جس میں آپ نے مقدمہ اقدام قتل از طرف پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک کی تمام روئیداد درج کرنے کے بعد اپنے سوانح حیات اور خاندانی حالات کا مختصر تذکرہ کیا۔ اپنے پر ہونے والے انعامات الٰہیہ کا ذکر فرمایا۔ اس کتاب میں آپ نے دو عظیم الشان انعامی چیلنج بھی دیئے جنہیں قبول کرنے کی آج تک کسی شخص کو توفیق نہیں ملی۔

طاعون کی پیشگوئی

6۔فروری 1898ء کو حضرت مسیح موعود بذریعہ رؤیا ظاہر فرمایا گیا کہ پنجاب میں جلدی طاعون پھیلنے والی ہے حضرت اقدس نے اس پیش خبری کے ملتے ہی ایک اشتہار شائع فرمایا۔

"آج 6 فروری 1898ء روز یک شنبہ ہے میں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں۔ اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں میں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے۔ میرے پر یہ امر مشتبہ رہا کہ اس نے یہ کہا کہ آئندہ جاڑے میں یہ مرض بہت پھیلے گا یا یہ کہا کہ اس کے بعد کے جاڑے میں پھیلے گا لیکن نہایت خوفناک نمونہ تھا جو میں نے دیکھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص5 مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ ربوہ)

جس وقت یہ اشتہار شائع ہوا۔ تو اخبارات نے بڑا استہزاء کیا خصوصاً پیسہ اخبار لاہور نے سخت مخالفت کی حضرت مسیح موعود کو بڑی گالیاں دیں کہ مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے دیکھ لینا خود اسی کو طاعون ہو گی۔

22۔اپریل کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں قادیان میں ایک جلسہ کے انعقاد کا اعلان تھا۔ جس میں طاعون کے سلسلہ میں گورنمنٹ کی ہدایات سے جماعت کو آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ 2 مئی عیدالاضحیہ کے دن یہ جلسہ انسداد طاعون قادیان میں منعقد ہوا اور جلسہ کی کارروائی 4 مئی کو ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کی گئی۔ آپ نے بڑی توجہ اور دعا کے بعد ایک دوائی تیار کی جس کا نام آپ نے تریاق الٰہی رکھا۔

البلاغ کی اشاعت

ایک عیسائی ڈاکٹر احمد شاہ شائق عیسائی نے جو کسی زمانہ میں لداخ کا میڈیکل آفیسر اور جگراؤں ضلع لدھیانہ کا مشنری بھی رہ چکا تھا۔ اسی سال ایک کتاب امہات المومنین شائع کی جس میں حضرت محمد ﷺ اور ازواج مطہرات کی شان میں سخت گستاخیاں کی گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس سلسلہ میں ایک کتاب البلاغ یا فریاد درد تصنیف فرمائی جس کا انگریزی ایڈیشن 1899ء میں شائع ہوا اور اصل اردو ایڈیشن 1922ء میں شائع ہوا۔

میموریل اور اشتہار

24۔فروری 98ء کو آپ نے ایک مطبوعہ میموریل لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے پاس بھیجا جس میں اپنے اور جماعت احمدیہ کے حالات اور عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ کے بارے میں انگریز گورنمنٹ کو طرح طرح سے بدگمان کیا جارہا تھا۔ اور مخالفین حکام بالا کے ساتھ شکایات کر رہے تھے کہ جتھہ بندی کے نام پر اور کبھی دعویٰ مہدویت کے نام سے یہ سوڈانی مہدی سے زیادہ خطرناک ثابت ہوگا۔ گزشتہ سال ڈاکٹر پادری مارٹن کلارک نے برملا عدالت میں اپنے بیان میں حضرت اقدس کو گورنمنٹ کے لئے سخت خطرناک بتایا تھا۔ قصہ مختصر یہ کہ روز بہ روز حالات زیادہ نازک ہوتے جا رہے تھے اور گورنمنٹ کی بدگمانی بڑھ رہی تھی۔ اس بدگمانی کو دور کرنے کے لئے حضرت اقدس نے یہ میموریل بھجوایا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص8 تا 31 مطبوعہ الشرکتہ الاسلامیہ)

29۔مئی 1898ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا اس میں جماعت احمدیہ کو سیاسی معاملات میں حصہ لینے سے روکا۔ اپنے اخلاق اور اعمال کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔

رجسٹر رشتہ ناطہ

7۔جنوری 1898ء کے اشتہار میں آپ نے افراد جماعت احمدیہ کو آپس میں رشتے کرنے کے لئے تحریک فرمائی۔ اور ایک رجسٹر تیار کیا جس میں مخلصین جماعت کی اولاد کی فہرستیں بقید عمر و قومیت کا اندراج شروع ہوا۔ تاکہ جماعتی رشتوں کا پرائیویٹ ریکارڈ تیار ہو جائے۔ اس رجسٹر میں ستر صاحب اولاد احباب کے نام درج ہوئے تھے کہ یہ تجویز آگے نہ بڑھ سکی۔

مقدمہ

وسط 98ء میں بعض مخالفین کی مخبری پر حضرت اقدس پر حکومت پنجاب نے سات ہزار دو سو روپے پر ساٹھ روپیہ آٹھ آنہ کا ٹیکس عائد کئے جانے کا مقدمہ دائر کر دیا۔ یہ مقدمہ ایک ہندو تحصیلدار کے پاس تھا۔ 20 جون کو شیخ احمد علی صاحب وکیل نے عذرداری داخل کی اسی دوران حضور کو ہندو تحصیلدار کے تبادلہ کی بذریعہ کشف اطلاع ملی۔ مقدمہ کا فیصلہ 17 ستمبر کو آپ کے حق میں ہوا۔

ایام الصلح

اگست 98ء حضرت اقدس نے ایام الصلح تصنیف فرمائی۔ اس کا فارسی ترجمہ حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹی صاحب نے کیا تھا یہ ترجمہ 13۔اگست تک چھپ چکا تھا۔ مگر اس کتاب کی تقسیم کو ایام الصلح اردو کی اشاعت تک روک دیا گیا۔ جنوری 1899ء میں دونوں کتب کی تقسیم جاری ہوئی۔ اکتوبر 98ء میں حضرت مسیح موعود نے منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہور کے جواب میں ضرورۃ الامام صرف ڈیڑھ دن میں تحریر فرمائی جس میں آپ نے امام الزمان کی شناخت کے سلسلہ میں چھ علامتیں بتائی ہیں۔

(1) قوت اخلاق (2) قوت پیشروی یا قوت امامت۔ (3) بسطت فی العلم (4) قوت عزم (5) قوت اقبال علی اللہ (6) کشف والہامات کا سلسلہ

میموریل

اکتوبر 98ء میں آپ نے وائسرائے ہند وکٹر الیگزنڈر بروس ایلجن (1849 تا 1917ء) کے نام ایک میموریل بھیجا جس میں مذہبی مباحثات کے متعلق یہ تجویز پیش فرمائی۔

گورنمنٹ عالیہ دس برس تک جس حد تک مناسب سمجھے اس طریق بحث کو قطعاً مسدود فرما دے کہ کوئی فریق دوسرے کے عقیدہ اور مذہب پر حملہ کرے یا کسی قسم کی نکتہ چینی سے فریق مخالفت کو ایذاء پہنچاوے بلکہ ہر ایک فریق اپنی کل تحریروں اور تقریروں کو اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے تک محدود رکھے اور دوسرے فرقوں کے عقائد اور ان کے حسن و قبح کا ذکر نہ کرے۔

(الحکم 15۔اکتوبر 1898ء ص 7)

نجم الہدیٰ

20 نومبر 98ء کو حضرت اقدس نے کتاب نجم الہدیٰ شائع فرمائی یہ کتاب آپ نے تین زبانوں میں شائع فرمائی اس طرح کہ تین کالم ہر صفحہ پر موجود ہیں پہلا کالم عربی کا اس کے بالمقابل دوسرا کالم اردو کا اور اس کے بالمقابل تیسرا کالم فارسی کا۔ بعد کے ایڈیشنوں میں یہ ترتیب سطروں کی صورت اختیار کر گئی۔

حضور نے اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی تعریف کی اور اس قدر مدلل اور معقول اور کامل طریق پر تعریف کی ہے کہ پڑھنے والا ایک آب حیات کا جام نوش جاں کر رہا ہوتا ہے جس سے حضرت نبی کریم ﷺ کی محبت دلوں میں زندہ ہوتی اور ترقی کرتی ہے۔ غرضیکہ اس کتاب میں جس محبت اور کمال کے ساتھ آپ نے آنحضرت ﷺ کی تعریف بیان فرمائی ہے وہ پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے دعوے کو پیش فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بحیثیت امام وقت مبعوث فرمایا ہے۔

راز حقیقت

30 نومبر 98ء کو حضور نے کتاب راز حقیقت شائع فرمائی۔ جو ایک رنگ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح ہے اور بالخصوص ان کی وفات اور محلہ خان یار سری نگر میں ان کی قبر کا ذکر ہے اور اس قبر کا نقشہ بھی دیا ہے۔

26 نومبر 98ء کو آپ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھیوں مولوی ابوالحسن تبتی اور ملا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد بخش جعفر زٹلی کے گندے اشتہارات کے جواب میں ایک اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا۔ "ہم خدا پر فیصلہ چھوڑتے ہیں اور مبارک وہ جو خدا کے فیصلہ کو عزت کی نگاہ سے دیکھے"

اشتہارات

30 نومبر98ء کو آپ نے ایک اور اشتہار شائع فرمایا جس کا عنوان تھا۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ متقیوں اور محسنوں کے ساتھ ہے۔ جو علیحدہ بھی شائع ہوا اور "راز حقیقت" کے ساتھ بھی شائع ہوا۔ جس میں جماعت کو تاکید فرمائی کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھیوں سے بحث مباحثہ اور جھگڑوں سے اجتناب کریں یہاں تک کہ 13 ماہ کے اندر یعنی 15 جنوری 1900ء تک اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ حق و باطل ظاہر فرمادے۔

مقدمہ نقص امن

27 دسمبر98ء کو حضرت مسیح موعود نے ایک اشتہار بعنوان "میری التماس ہے کہ گورنمنٹ عالیہ اس اشتہار کو توجہ سے دیکھے" شائع فرمایا اس کی اشاعت کی یہ صورت پیش آئی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے 14۔ اکتوبر98ء کو اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ کا ایک ایڈیشن انگریزی میں نکالا اور پوشیدہ طور پر گورنمنٹ انگریزی کے پیش کیا۔ اس رسالہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی نسبت تو یہ بہتان طرازی کی کہ یہ شخص جو مہدی ہونے کا مدعی ہے مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے اور ابھی جو یہ اظہار وفاداری وغیرہ کرتا ہے تو محض وقت ٹالنے کے لئے یہ سب حیلہ ہے دراصل یہ اپنی طاقت جمع کر رہا ہے جس وقت اسے کافی طاقت حاصل ہو گئی تو یہ شخص فوراً گورنمنٹ سے بغاوت کرے گا کیونکہ مہدی کے متعلق تو یہ مسلمانوں کا مسلمہ عقیدہ ہے کہ وہ تلوار سے کفار کو قتل کرے گا۔ اور اسلام بزور شمشیر پھیلائے گا پس گورنمنٹ برطانیہ کو چاہئے کہ فوراً اس کو گرفتار کرے۔ اس پر حضرت مسیح موعود کے مکان کا پولیس نے محاصرہ کرلیا اور خانہ تلاشی کی اس پر بھی کچھ ہاتھ نہ لگا تو یکم دسمبر 98ء کو حضرت اقدس پر مقدمہ نقص حفظ امن کے سلسلہ میں ڈپٹی انسپکٹر تھانہ پولیس بٹالہ نے ڈپٹی کمشنر کو رپورٹ بھجوادی۔

5۔ دسمبر کو مولوی محمد حسین بٹالوی نے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کی کہ اس کو مرزا غلام احمد ساکن قادیان سے خطرہ ہے۔ 5 جنوری 99ء اس مقدمہ کی پہلی پیشی گورداسپور میں تھی۔ دوسری 11 جنوری تیسری پیشی 26 جنوری کو دھاروال تھی 3 فروری کو حضور کو بذریعہ رؤیا بشارت دی گئی کہ آپ بری ہوں گے۔ اور دشمن ناکام و نامراد۔ چوتھی پیشی 14 فروری پٹھان کوٹ اور 24 فروری کو گورداسپور میں فیصلہ کی تاریخ تھی۔ ڈپٹی کمشنر ڈوئی نے پولیس کا بڑی محنت سے بنایا ہوا مقدمہ خارج کردیا۔ یوں جو مقدمہ یکم دسمبر98ء سے شروع ہوا تھا 24 فروری 99ء کو اپنے انجام کو پہنچا۔ اور جماعت احمدیہ کے قیام کا دسواں سال بخیر و خوبی فتح و کامرانی کے ساتھ اختتام ہوا۔

درس حدیث

عبدالسمیع خان

حیاء - اخلاق کا محافظ

سورۃ القصص میں حضرت موسیٰ کی ایک دعا کا یوں ذکر ہے۔

اے میرے رب میں تیری طرف سے آنے والی ہر بھلائی کا محتاج ہوں۔ پھر ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حیاء کے ساتھ چلتی ہوئی آئی اور کہا میرا باپ تجھے بلاتا ہے تاکہ تجھے ہماری خاطر جانوروں کو پانی پلانے کا معاوضہ دے۔

(القصص 25'26)

ان آیات میں آج سے ساڑھے تین ہزار سال قبل مدین میں رونما ہونے والے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ جو بظاہر بہت معمولی تھا۔ مگر خدا نے اسے ہمیشہ کے لئے قرآن کریم میں محفوظ فرمادیا ہے۔ حضرت موسیٰؑ جب فرعون سے نجات پاکر ایک کنویں کے کنارے غریب الوطنی اور بے بسی کے عالم میں بیٹھے ہوئے تھے تو ایک لڑکی ان کے پاس آئی۔ اور کہا میرا باپ تجھے بلاتا ہے اس لڑکی کی چال میں اتنی حیاء تھی کہ اللہ تعالیٰ نے تعریف کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اپنی ذات میں اس خلق کو بھی انتہا تک پہنچا دیا ہے۔ اور یہی وہ حیاء ہے جس کی اللہ تعالیٰ تمام مومنوں سے توقع کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حیاء کو تمام اخلاق میں ایک غیر معمولی امتیاز اور نمایاں مقام حاصل ہے اور بعض پہلوؤں سے وہ تمام اخلاق کا محافظ بن جاتا ہے۔

یہ وہ خلق عظیم ہے جو آغاز سے ہی مامورین اور خدا کے مقربین کی نمایاں صفات میں شامل رہا ہے۔

حضرت ابو ایوب انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ

یہ چار باتیں نبیوں کی جاری اور متواتر سنت ہیں حیاء کرنا' خوشبو لگانا' مسواک کرنا' نکاح کرنا۔

(ترمذی ابواب النکاح)

یہ چاروں چیزیں ہی پاکیزگی اور طہارت اور اعلیٰ ذوق کی مظہر ہیں۔ دیکھئے وہ حیاء جو اس لڑکی سے ظاہر ہوا اس کی خوشبو قرآن کریم کے ذریعہ آج بھی ہمیں معطر کر رہی ہے دین میں جو حیاء کو غیر معمولی مقام حاصل ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے

حضرت زید بن طلحہؓ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر دین و مذہب کا ایک خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیاء ہے۔

(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب فی الحیاء)

اس لئے ایمان کی تفاصیل کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے حیاء کا خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ایمان ستر سے بھی کچھ زائد حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرنا ہے۔ اور حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

اس حدیث میں سب سے افضل اور ادنیٰ حصہ کا ذکر کرنے کے ساتھ حیاء کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ایمان کے حقوق ادا کرنے کی ضمانت بن جاتا ہے اور گویا تمام درمیانی امور کا خلاصہ اور جامع ہے۔ اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔

حضرت قرہؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حیاء کا ذکر کیا گیا۔ لوگوں نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا حیاء بھی دین میں شامل ہے۔ فرمایا حیاء تو پورے کا پورا دین ہے۔ (کنز العمال جلد 3 ص 706)

اسی لئے حیاء ہمیشہ بھلائی اور برکت کا نقیب رہتا ہے ایک ارشاد میں ہے کہ حیاء ہمیشہ خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور حیاء سراسر رشد و ہدایت اور برکت ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب الحیاء۔ مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

درحقیقت یہی حیاء ہے جو کبھی عفو اور درگزر کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کبھی ادب اور وقار کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ اور کبھی یہی حیاء عفت اور پاکیزگی کا روپ دھارتا ہے۔ کبھی اکل حلال کی شکل میں تو کبھی صدق مقال کی شکل میں۔ اسی حیاء کا نام تقویٰ ہے اور اسی کا نام روحانیت ہے۔ اس کی وضاحت حضور ﷺ نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی حیاء دل میں پیدا کرو۔ جیسا کہ اس سے حیاء کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں حیاء بخشی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ کافی نہیں بلکہ اللہ سے حیاء کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرو۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک تم بھرتے ہو اس کی حفاظت کرو۔ موت اور ابتلاء کو یاد رکھو۔ جو شخص آخرت کی بھلائی چاہتا ہے وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنے کا حق ادا کیا۔

(ترمذی کتاب صفۃ القیامہ باب نمبر 24)

یہی تو سارے قرآن کا اور رمضان کا خلاصہ ہے۔ جو شخص سر سے پاؤں تک خدا کا خوف اور حیاء کرے گا وہ دین کی ساری برکتیں پالے گا لیکن اگر یہ حیاء نہ ہو تو انسان ہر چیز سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور جس طرح حیاء نبیوں کی سنت ہے اسی طرح بے حیائی اور فحاشی ان کے مخالفین کی سنت جاریہ ہے۔

حضرت ابو مسعود انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرے۔

(بخاری کتاب الادب باب اذالم تستحی)

کسی نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے۔

بیحیا باش ہرچہ خواہی کن۔ مخالفین نبوت کی ساری تاریخ جو قرآن کریم نے محفوظ کی ہے اس حقیقت کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔

جس کے اندر حیاء نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ اور جس کو اس دنیا میں حیاء میسر نہ آئی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا (کنز العمال جلد 3 ص 125)

حیاء اٹھنے کے نتیجے میں دین سے رابطہ کس طرح ٹوٹتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تدریجی مراحل بھی بیان فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے حیاء چھین لیتا ہے۔ جب اس سے حیاء چھین لی جاتی ہے تو تو اسے اس حال میں پائے گا کہ وہ ہر معاملہ میں خدا سے ناراض ہوگا اور اس کے نتیجہ میں وہ خدا کی ناراضگی کا مورد بنے گا۔ اس کے نتیجہ میں اس سے امانت کا خلق چھین لیا جائے گا اور وہ سخت خائن بن جائے گا۔ اور جب امانت اٹھ جائے گی تو رحمت چھن جائے گی۔ اور رحمت کھینچی گئی تو وہ بارگاہ الٰہی سے مردود اور ملعون قرار دیا جائے گا۔ اور بالآخر دین کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکے گا۔

(ابن ماجہ کتاب الفتن باب ذہاب الامانۃ")

☆......☆......☆......☆

جس قوت سے کام نہ لیا جائے وہ زائل ہو جاتی ہے

"خدا تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ عطاء کئے ہیں ان سے جب ان کے تقاضا کے موافق حسب فرمودہ الٰہی وہ کام نہیں لیا جاتا تو ان کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔ اور جو قوت ان کی بضد بالمقابل ہوتی ہے وہ ترقی پاتی ہے اور بہت نشوونما کرتی ہے۔ یہ ایک ایسا بندھا ہوا قانون ہے کہ جس کے مشاہدات کثرت سے اس عالم میں ہیں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ بعض ہندو فقیروں کے ہاتھ سوکھے ہوئے اور کھڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ ہاتھوں کو ایک عرصہ تک کھڑا کر چھوڑتے ہیں۔ اور قدرت کے منشاء کے موافق ان سے کام نہیں لیتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کام کرنے کی طاقت ہاتھ سے زائل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اگر آنکھ کو تم چالیس دن تک ایسی پٹی باندھ چھوڑو کہ اس سے کچھ نظر نہ آوے تو آخر کار پھر اس سے قوت بینائی کم ہو جاوے گی اسی طرح سے جو لوگ نیکی کی قوتوں سے کام نہیں لیتے آخر کار وہ دن بدن کمزور ہو کر زائل ہو جاتی ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اول ص 79-80)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

پاکستانیت ڈاکٹر عبدالسلام میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی

ایک سچا پاکستانی - ڈاکٹر عبدالسلام

اہل علم و قلم پاکستانیوں کی آراء سے انتخاب

قسط اوّل

اس صدی کے ذہین ترین سائنسدانوں کی فہرست میں جو نام سب سے نمایاں نظر آتا ہے وہ پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نام ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اتنی عظمتوں کی حامل ہے کہ چند الفاظ یا چند مضامین بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ وقت کا تقاضا تو یہ تھا کہ پاکستان میں حکومتی سطح پر ان کے نام پر یونیورسٹیاں اور تحقیقی مراکز قائم کئے جاتے۔ ان کے نام پر مقالے کتب اور ریسرچ پیپر لکھے جاتے۔ لیکن بعض لوگ اس عظیم شخصیت کے کردار پر انگشت نمائی سے گریز نہیں کرتے۔ ماہنامہ خالد ربوہ نے دسمبر 97ء میں ڈاکٹر سلام نمبر شائع کیا جس میں بہت سے اہل علم اور دانشوروں کے خیالات انکے بارہ میں جمع کئے گئے۔ ذیل میں اسی شمارہ سے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں سنجیدہ فکر پاکستانی اہل علم و قلم کی آراء سے ایک انتخاب پیش ہے۔

عظیم موٴحد سائنسدان

الف۔ پروفیسر وارث میر نے جو وطن عزیز کے ایک چوٹی کے اہل علم و قلم اور منفرد انداز رکھنے والے صحافی تھے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نوبیل پرائز حاصل کرنے کے بعد ان سے ایک تفصیلی انٹرویو کیا جو روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 3۔ دسمبر 1979ء میں شائع ہوا۔ اس کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے فرمایا:۔

1۔ "سائنسی تحقیق میری زندگی بن چکی ہے اور میرے لئے رموز فطرت کی تلاش دراصل خدا کی حکمتوں کی تلاش ہے۔ میں اس انعام کو بھی اللہ کا کرم سمجھتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ اس کی حکمتوں کی تلاش کرنے والا ذہن ہر قسم کی سیاست بازی سے آزاد ہوتا ہے۔" ("خالد" دسمبر 97ء صفحہ 81) وارث میر نے ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے متعلق یہ الفاظ تحریر کئے ہیں:۔

2۔ "ڈاکٹر عبدالسلام انتہائی منکسر المزاج اور بے تکلف شخص ہیں اور سائنسی نکات پر بھی مذہبی نقطہ نظر سے گفتگو کرتے ہیں۔"

3۔ ڈاکٹر عبدالسلام کہتے ہیں "مغرب کے کئی دانشور مجھے سوال کرتے ہیں کہ سائنس کے اصولوں میں خدا کہاں سے آ ٹپکتا ہے تو میں انہیں ہمیشہ یہی جواب دیتا ہوں کہ خدا ہی انسانی ذہن کو ایک خاص نکتے کی طرف مائل کرتا ہے۔ اس کی مرضی ہو تو وہ اپنا کوئی راز انسان پر منکشف کرتا ہے۔"

4۔ "خدا بیزار اور وجود پرست فلسفے کی "ڈاچی" کی مہار بے یقینی سے یقین کی طرف موڑ دی جائے گی۔ کبھی خدا کے وجود پر ایمان رکھنے والے کو کم علم کہا جاتا تھا۔ اب خدا کے وجود سے انکار کرنے والے کو کم علم کہا جا سکے گا۔"

(ب) پروفیسر محمد اکرام الحق سابق چیئرمین شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج لاہور کا انٹرویو:۔

"یورپ میں ایک کتاب بھی شائع ہوئی۔ میں اس کتاب کا نام بھول رہا ہوں۔ اس میں ایک باب ڈاکٹر سلام کے بارے میں بھی تھا جس میں لکھا تھا کہ وہ اس صدی کی فزکس کا سب سے ذہین اور روشن دماغ سائنسدان' خوف خدا رکھنے والا اور مذہبی شخص تھا۔ قرآن کریم سے تو ڈاکٹر سلام صاحب کو حد سے زیادہ عشق تھا۔"

ج۔ پروفیسر موصوف مزید فرماتے ہیں:۔

"ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نظریات کی بنیاد مذہب پر تھی۔ مثلاً اس وقت تک سائنسدانوں کا خیال ہے کہ پروٹان غیر فانی ذرہ ہے جب کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فرماتے تھے کہ جب خدا نے فرما دیا ہے کہ کل من علیہا فان تو پروٹان کیسے لافانی ہو سکتا ہے"

قرآن کریم سے عشق

الف۔ پاکستان کی عظیم درسگاہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی فیکلٹی آف نیچرل سائنسز کے ڈین پروفیسر غلام مرتضیٰ بیان کرتے ہیں:۔

"سلام صاحب کے فلسفہ حیات کے مطابق زندگی ایک مسلسل سائنسی عمل ہے۔ جس کو وہ مذہبی فریضہ بھی سمجھتے تھے۔ وہ اپنے خیالات و افکار کو قرآنی آیات سے ہم آہنگ کرتے تھے۔ ان کی ایک پسندیدہ آیت کریمہ جس کو انہوں نے بارہا اپنے لیکچرز میں دہرایا ہے پیش خدمت ہے۔

(ترجمہ) اس نے سات آسمان اوپر تلے بنائے (اے دیکھنے والے) کیا تو رحمٰن کی آفرینش میں کچھ نقص دیکھتا ہے؟ ذرا آنکھ اٹھا کر دیکھ تجھ کو (آسمان میں) کوئی شگاف نظر آتا ہے؟ پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کر۔ تو نظر (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔"

ب۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ طبیعات کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر مجاہد کامران کا انٹرویو:۔

"مجھے مختلف اوقات میں ڈاکٹر صاحب کو بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت پر مذہب کا بہت گہرا اثر تھا۔ ڈاکٹر سلام صاحب کی تحریر میں ہمیں قرآن کریم اور تاریخ اسلام کے بہت سے حوالے ملتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب نے بہت لکھا ہے قرآن کریم سے بھی ڈاکٹر صاحب کو بہت لگاؤ تھا۔ اس سلسلہ میں میں ایک واقعہ آپ کو بتاتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب جس وقت امپیریل کالج میں پروفیسر ہوئے تو ان کی عمر صرف 31 سال تھی۔ اس وقت وہاں پر ڈاکٹر صاحب نے ایک لیکچر دیا۔ جس کے آخر پر قرآن کریم کی ایک آیت پڑھ کر استدلال کیا اور وہ چیز لوگوں کو اتنی پسند آئی کہ وہاں موجود ایک صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نے باقاعدہ گھڑی سے وقت نوٹ کیا تقریباً پانچ منٹ تک لوگ تالیاں بجاتے رہے۔ پھر I C T P میں بھی میں نے انہیں دیکھا ہے ان کے دفتر کے ساتھ آرام اور کھانے وغیرہ کے لئے ایک کمرہ ہوتا تھا۔ وہ دوپہر ایک بجے کے قریب وقفے میں وہاں چلے جاتے اور قرآن کریم پڑھتے رہتے۔ مجھے انہوں نے خود بتایا ہے کہ میں وقفہ میں قرآن کریم کا مطالعہ کیا کرتا ہوں۔"

علم و دانش کی دھاک اور

اعزازات

الف۔ وطن عزیز کے ممتاز سائنسدان اور پنسٹیک (Pinste ch) کے پہلے ڈائریکٹر ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" میں تحریر کرتے ہیں۔

(1) "جس معیار پر بھی پرکھا جائے۔ سلام نے اپنے آپ کو میٹرک سے لے کر ایم۔ اے تک یونیورسٹی کے تمام امتحانات میں اول رہ کر ایک انتہائی غیر معمولی اوصاف اور قابلیت کے حامل طالب علم کی حیثیت سے منوایا۔ میٹرک اور بی اے کے امتحان میں تو انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں جو اعلیٰ ترین نمبر حاصل کئے۔ وہ ریکارڈ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بی۔ اے میں ہر مضمون میں انہوں نے الگ الگ ٹاپ کیا۔ یہ مضامین تھے۔ انگلش' انگلش لٹریچر (برائے آنرز) اور عملی ریاضی"

(2) کیمبرج میں داخلہ: "سلام کیمبرج میں روزانہ چودہ تا سولہ گھنٹے لگاتار کام کیا کرتے تھے ان کا مطالعہ بہت وسیع و عمیق تھا۔ وہ نہ صرف علوم ریاضی و طبیعات کا مطالعہ کرتے تھے بلکہ تاریخی کتب بھی ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں۔ خصوصاً تاریخ اسلام' اسلامی تہذیب و ثقافت' تاریخ ہند اور تاریخ اقوام عالم' یہاں انہوں نے دنیا کے تمام مذہب کی الہامی کتابوں کا مطالعہ بھی کیا۔ انہوں نے اپنا تین سالہ Tripos (کیمبرج میں آنرز ڈگری کا امتحان) دو ہی سالوں میں مکمل کر لیا اور بغیر کسی مشکل کے Wrangler (کیمبرج کا فرسٹ ڈویژن میں کامیاب آنرز گریجویٹ) بن گئے"

ب۔ قائداعظم یونیورسٹی کے مایہ ناز استاد اور سائنسدان پروفیسر غلام مرتضیٰ کے مضمون سے تین اقتباسات:۔

(1) "سلام صاحب فزکس کے میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہتے اور وقت کی دیوہیکل شخصیات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ سلام صاحب نے تقریباً تین سو تحقیقی مقالے لکھے ہیں اور پارٹیکل فزکس کے کئی ایک شعبہ جات میں ایسے قابل ذکر کارنامے انجام دیئے ہیں جن سے مادے کے بنیادی ذرات اور قدرت کی بنیادی قوتوں کے متعلق انسانی علم میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے.......

سلام صاحب کو بے شمار انعامات اور اعزازات سے نوازا گیا ہے۔ دنیا میں تیس سے زائد اکادمیوں اور سوسائیٹیوں نے انہیں اپنا فیلو یا ممبر بنایا ہے اور چالیس سے زیادہ یونیورسٹیوں نے اعزازی D.Sc ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگریاں دی ہیں۔"

(2) پروفیسر غلام مرتضیٰ حیرت انگیز حقائق بیان کرتے ہیں:۔

"امریکہ دوسرے شعبہ جات کی طرح سائنس میں بھی اجارہ داری رکھتا ہے۔ اس کا غرور' نخوت اور تعصب دنیا کے کسی دوسرے علاقہ کے لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتا۔ سلام صاحب کے لئے دوہرا مسئلہ تھا۔ ایک تو غیر ملکی اور دوسرے ترقی پذیر ملک کے کالے باشندے۔ مگر آفرین اس جھنگ کے فرزند پر جس نے چند سالوں میں اپنی علمیت کے بل بوتے پر سارا یورپ فتح کر لیا اور اس طرح سلام صاحب امریکہ کے مقابل یورپ کے نمائندہ لیڈر سمجھے جانے لگے۔"

خوب سے ہے خوب تر

کہاں!!

پھر پروفیسر موصوف ڈاکٹر سلام صاحب کی قوت پرواز کا یوں ذکر کرتے ہیں۔

"سلام صاحب کے کیئریر پر ایک سطحی نظر ڈالی جائے تو یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ ان کی ہمہ جہت شخصیت اتنی عظیم تھی کہ گورنمنٹ کالج لاہور یا پنجاب یونیورسٹی تو کجا انگلستان کی شہرہ آفاق کیمبرج یونیورسٹی بھی بہت چھوٹی ثابت ہوئی۔ یہاں تک کہ امپیریل کالج لندن جس کو اس بات پر ناز تھا کہ ان کے ہاں نوبیل انعام یافتہ ستاروں کا جھرمٹ لگا رہتا ہے (وہ) بھی سلام صاحب کے تخیل کی تسکین نہ کر سکا۔ چنانچہ سلام صاحب نے امپیریل کالج کی چاردیوار سے نکل کر دنیا کے سب سے بڑے فورم اقوام متحدہ میں سائنس اور تیسری دنیا کے حق میں آواز بلند کی اور بالآخر اپنی کرشمہ ساز شخصیت اور عالمی شہرت کے بل بوتے پر اٹلی میں ایک انٹرنیشنل سنٹر قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ICTP کا وجود میں آنا اور پھر کامیابی سے جاری ساری رہنا ایک معجزہ سے کم نہ تھا...... سلام صاحب آج ہم میں نہیں ہیں۔ مگر ان کی باتیں نہ ختم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے والی ہیں اور ان کے حیرت انگیز کارنامے سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔"

مستند ہے میرا فرمایا ہوا

(1) گورنمنٹ کالج لاہور شعبہ فزکس کے سابق چیئرمین پروفیسر محمد اکرام الحق کا انٹرویو:۔

"ڈاکٹر صاحب نے جس موضوع پر لیکچر دینا ہوتا اس بارے میں وہ بہت تیاری کرتے تھے اور یہ ڈاکٹر صاحب کی سب سے بڑی خوبی تھی۔ اور بہت بڑے بڑے نام ہیں جنہوں نے ڈاکٹر صاحب سے تعلیم حاصل کی ہمارے دور میں ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی تھے۔ منیرہ ڈاکٹر فیاض اور ڈاکٹر ریاض تھے۔ ہمارے ساتھ ایک ڈاکٹر نی مان (Niman) تھا۔ وہ ڈاکٹر صاحب کا لیکچر خصوصی طور پر سننے کے لئے آیا کرتا تھا۔ حالانکہ وہ امپیریل کالج سے پی۔ ایچ۔ ڈی کر چکا تھا اور برطانیہ میں اپنے ملک کے سفارت خانے میں بہت بڑے عہدے پر تھا...... امپیریل کالج میں تو بعض اوقات شعبے کا سارا سٹاف ڈاکٹر سلام صاحب کا لیکچر سننے کے لئے آیا ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کے لیکچر میں بہت سی نئی چیزیں پتہ چلتی ہیں۔"

پروفیسر محمد اکرم الحق یہ تاریخی حقیقت بیان کرتے ہیں۔

"9 ویں صدی سے 14 صدی عیسوی تک جیسے آج نیوٹن اور آئن سٹائن کا نام لیا جاتا ہے اس طرح کے مسلمان سائنسدان جو ٹاپ کے ہوتے تھے اور اس کے بعد بیسویں صدی تک ہمیں کوئی بڑا سائنسدان نظر نہیں آتا۔ ڈاکٹر سلام نے اس سلسلہ کو دوبارہ گویا کہ جاری کیا اور اس تاریخ کو دوبارہ جوڑا ہے۔"

سائنسی دنیا کا سنگ میل

بزم ڈاکٹر عبدالسلام کے زیر اہتمام ڈاکٹر عبدالسلام کی 70 ویں سالگرہ 13۔ مارچ 1996ء کو کراچی میں منائی گئی۔ تقریب کی صدارت پاکستانی حقوق انسانی کمیشن کے چیئرمین (ریٹائرڈ) جسٹس دراب پٹیل نے کی اور ملک کے ممتاز اہل علم و نظر نے ڈاکٹر عبدالسلام کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ پہلی مقررہ آنسہ مہتاب زینب صاحبہ نے فرمایا:۔

"ان کی کامیابیاں نہ صرف عالمی سطح پر بلکہ تیسری دنیا کے لئے سائنسی میدان میں سنگ میل ثابت ہوئیں۔ انہوں نے طبیعات کے شعبہ کو جہاں ایک نیا رخ دیا وہاں انہوں نے اپنی شخصیت سے مسلم ثقافت کو تمام عالم میں روشناس کرایا۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں 1979ء میں طبیعات کے شعبے میں ان کی گرانقدر خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے اعلیٰ ترین اعزاز نوبیل پرائز سے نوازا گیا۔

علمی برتری کا قابل رشک

پھل۔ نوبیل پرائز

ڈان کراچی 18۔ اکتوبر 1979ء کا اداریہ بعنوان "پاکستان کے لئے ایک اعزاز" لکھا ہے۔

"یہ کوئی معمولی اتفاق نہیں کہ البرٹ آئن سٹائن کی سوویں سالگرہ کے برس طبیعات کے تین سائنسدانوں کو تمام عالمی انعامات میں سے سب سے زیادہ قابل رشک نوبیل پرائز دیا گیا ہے جو ان کی ایسے میدان میں تحقیق کا نتیجہ ہے جس نے ان کے شہرہ آفاق پیشرو (آئن سٹائن۔ ناقل) کو پریشان کئے رکھا اور یہ بات کہ انعام جیتنے والوں میں سے ایک پروفیسر عبدالسلام ہیں۔ اس ملک پاکستان کے لئے زبردست افتخار اور عزت کا باعث ہے۔"

(2) روزنامہ مشرق مورخہ 19۔ اکتوبر 1979ء صفحہ 3۔ م۔ ش کا کالم "نوبیل پرائز یافتہ عبدالسلام کا گھریلو ماحول"

"نظریات طبیعات میں ریسرچ پر نوبیل پرائز حاصل کرنے والے پاکستانی سپوت ڈاکٹر عبدالسلام کا تعلق جھنگ کے متوسط درجے کے خاندان سے ہے۔ ان کے والد ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں "ہیڈ ورنیکلر کلرک" تھے۔ دنیاوی لحاظ سے یہ ایک معمولی منصب تھا۔ لیکن وہ ایک بلند اخلاق انسان تھے۔ جنہوں نے اپنی پاکیزگی اخلاق سے اپنے ماحول کو عموماً اور اپنے اہل خاندان اور اہل و عیال کو خصوصاً متاثر کیا۔ پروفیسر عبدالسلام اپنے مرحوم والد کے عملی درس اخلاق کے بہترین متعلم اور یادگار متصور ہوتے ہیں۔ پروفیسر عبدالسلام کے والد کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ گھر اور دفتر میں ایک مثالی کردار کے انسان تھے۔ ان پر یہ قول لفظ بلفظ صادق آتا تھا کہ ایک ٹن وعظ پر ایک اونس کا حسن عمل بھاری ہوتا ہے۔ انہوں نے رزق حلال کو اپنا ماٹو قرار دیا تھا۔ ان کے حسن کردار نے ننھے عبدالسلام کے دل و دماغ کو بچپن سے ہی متاثر کیا اور انہوں نے شروع دن ہی سے اپنی زندگی کو منظم کرنا شروع کیا۔ اگر عبدالسلام کے والد کی طرح پاکستان میں لوگون نے اپنی اولاد کی طرف توجہ دی ہوتی تو پاکستان میں آج ایک ایسی نسل معرض وجود میں آچکی ہوتی جو حقیقی معنوں میں اقبال کے شاہین کہلانے کی سزاوار ہوتی۔"

روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ 17۔ اکتوبر 1979ء کا اداریہ "پاکستانی سائنس دان کا اعزاز"

"ہر پاکستانی کے لئے یہ باعث صد فخر و اعزاز ہے کہ ان کے ایک ہم وطن ڈاکٹر عبدالسلام نے علم طبیعات میں اس سال نوبیل پرائز حاصل کیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام کو جو ان دنوں لندن میں ہیں جب اس اعزاز کی خبر ملی تو وہ سجدہ شکر میں گر گئے اور گرنا بھی چاہئے تھا کیونکہ وہ ایک...... سائنسدان ہیں اور اس حقیقت سے واقف ہیں کہ انسان کو قدرت کے رازوں تک رسائی کی توفیق بخشنے والی اسی کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ ڈاکٹر عبدالسلام کی قوت فکر و ذہانت میں مزید اضافہ کرے اور انہیں ملک و قوم کی خدمت کرنے کا طویل موقع بھی عطا کرے۔ ہم انہیں اور اپنے تمام ہم وطنوں کو اس موقع پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔"

مسلمان زعماء کا زبردست

خراج تحسین

(انٹرویو ڈاکٹر عبدالسلام مطبوعہ نوائے وقت 3-12-79)

(1) نیویارک سے محمد بن فیصل بن سعود کا مبارک باد کا پیغام آیا ہے۔ جس کے الفاظ ہیں۔ آپ کا اعزاز دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے باعث مسرت ہے۔

(2) الجزائر اور لیبیا کے مختلف وزراء کی طرف سے بھی تار پہنچے ہیں۔ برطانیہ میں پاکستان کے سفیر کے گھر میں مختلف مسلمان زعماء اور سائنسدانوں نے میری بہت عزت افزائی کی ہے۔ اسلامک کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر بدوی نے تو بیس مسلمان ملکوں کے سفیروں کو جمع کر لیا تھا اور اپنی استقبالیہ تقریر میں انہوں نے فرمایا کہ ایک پاکستانی کو نوبل انعام ملنے کے بعد عالم اسلام پر بین الاقوامی انعامات کے دروازے کھل گئے ہیں۔ ہمارا یہ احساس کمتری بھی ختم ہو گیا ہے کہ خدا کو ماننے والا کبھی بڑا سائنسدان نہیں ہو سکتا اور نئی نسل کے لئے یہ بات خاص طور پر قابل غور ہے کہ اتنا بڑا انعام ایک ایسے پاکستانی کو ملا ہے جس کے عقیدے اور عمل میں کوئی تضاد نہیں۔"

ج۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ڈین فیکلٹی آف نیچرل سائنسز قائداعظم یونیورسٹی آنکھوں دیکھا حال یوں بیان کرتے ہیں۔

1979ء میں جس دن سلام صاحب کے نوبیل انعام کا اعلان ہوا میری خوش قسمتی کہ میں ٹریسٹ سنٹر میں تھا۔ انعام کی خبر پہنچتے ہی پورے ٹریسٹ شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ریڈیو اور ٹی وی پر سلام صاحب کی باتیں اور پاکستان کے چرچے ہونے لگے۔ اسی طرح کئی دن اخبارات سلام صاحب اور سنٹر کے بارے میں بھرے ہوتے تھے۔ ٹریسٹ سنٹر میں پاکستانی سائنسدان مستقبل کے نوبیل لاریٹس سمجھے جانے لگے۔ پاکستان کو سلام صاحب سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ایمبیسڈر ملے۔"

بنیادی نوعیت کا کام

ممتاز پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:۔

"ڈاکٹر سلام صاحب کی خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے جو کام کیا وہ بنیادی نوعیت کا ہے اور اس کے اثرات ساری فزکس پر مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ کائنات کی جو قوتیں ہیں ان پر کام کرنے والے بمشکل چند درجن لوگ ہوں گے اور ان میں سے چونکہ سلام صاحب کو نوبیل پرائز ملا اس لئے وہ نمایاں ہیں اور اس طرح اس صدی کے جو دس پندرہ چوٹی کے سائنسدان تھے ڈاکٹر صاحب کا ان میں شمار ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ باقی سائنسدانوں کو تو صرف اپنی فیلڈ میں ہی دلچسپی ہوتی ہے لیکن ڈاکٹر سلام صاحب نے فزکس بطور سبجیکٹ' کے پھیلاؤ اور فروغ کے لئے بہت کام کیا ہے اور اس کام کے لئے بے شمار ادارے بنائے اور بالخصوص ترقی پذیر ممالک میں سائنس کے فروغ کے لئے ڈاکٹر صاحب کی خدمات نمایاں ہیں۔ ٹریسٹے میں واقع ICTP اس کی زندہ مثال ہے۔"

دنیا بھر کی خدمت۔

انٹرنیشنل سینٹر آف

تھوریٹیکل فزکس

گورنمنٹ کالج لاہور کے شعبہ طبیعات کے سابق چیئرمین پروفیسر محمد اکرام الحق کا انٹرویو:۔

ڈاکٹر عبدالسلام کی یہ کوشش تھی کہ ICTP کا ادارہ پاکستان میں بنے۔ جب اس ادارہ کے لئے سلام صاحب نے صدر ایوب سے بات کی تو اس کے اخراجات کا تخمینہ مانگا اور اس تخمینہ پر اس وقت کے سیکرٹری فنانس نے صدر کو خفیہ رپورٹ دی کہ پروفیسر اپنے پروفیسر بھائیوں کے لئے انٹر کانٹینینٹل ہوٹل بنانا چاہتا ہے۔ ہمارا ملک اس عیاشی کو افورڈ نہیں کر سکتا حالانکہ اس سنٹر پر بہت بڑی رقم خرچ نہیں ہونی تھی کیونکہ تھوریٹیکل فزکس کے لئے کیا چاہئے عمارت' کمپیوٹرز' لائبریری اور ذرائع ابلاغ۔ لیکن اس پر ہمارے حکمرانوں کا رویہ کیسا تھا؟

جذبہ صادق کا نادر نمونہ

پروفیسر اسرار احمد صاحب آف علی گڑھ یونیورسٹی۔ بھارت بیان کرتے ہیں۔

"یہ مرکز جو ICTP کے نام سے مشہور ہے 1964ء میں اطالیہ کے شہر ٹریسٹے میں قائم ہوا۔ یہ عبدالسلام کا تیسری دنیا کی سائنس پر وہ عظیم احسان ہے۔ جسے نسل در نسل یاد کیا جاتا رہے گا۔ اس مرکز کے قائم ہونے میں عبدالسلام کو کن کن صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا اور بڑی طاقتوں کے نمائندوں سے کیا کیا جنگ کرنی پڑی۔ اس کے بیان کے لئے ایک دفتر درکار ہے۔ یہ مرکز عبدالسلام کے عزم محکم' جہد مسلسل اور جذبہ صادق کا نادر نمونہ ہے۔ یہاں ہر سال تیسری دنیا کے ہزاروں سائنس دان مختصر قیام کے لئے آتے ہیں۔ اور علوم جدیدہ کے ماہرین سے فیض یاب ہو کر واپس لوٹتے ہیں ان سائنسدانوں کے سفر اور قیام کے اخراجات مرکز خود برداشت کرتا ہے۔ یہ مرکز کیا ہے وحدت انسانی کا ایک مکمل نمونہ ہے۔ یہاں سیاست دانوں کی بنائی ہوئی ساری سرحدیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں مشرق و مغرب ہاتھ ملاتا ہے۔ گورا کالے کو خوش آمدید کہتا ہے اور اشتراکیت سرمایہ داری کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ تنہا اس مرکز کا قیام ہی عبدالسلام کا وہ کارنامہ ہے جس پر ایک اور نوبیل انعام ان پر نچھاور کیا جا سکتا ہے۔ عبدالسلام کی شخصیت بڑی ہی پیاری اور دلآویز ہے۔ سامنے ہوں تو بے اختیار عقیدت سے آنکھیں جھک جاتی ہیں۔ مجھے ان سے پہلی ملاقات کا شرف 1971ء میں ملا سی۔ٹی۔پی ٹریسٹے میں ہوا۔ جس کے وہ ڈائریکٹر ہیں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31847 میں امتہ الوہاب بیوہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 66 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ حافظ دیوان شہر خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی بالیاں اور انگوٹھی وزنی 2 تولہ مالیتی۔/10000 روپے۔ 2- ترکہ میں 2 مرلہ کا پلاٹ ملا جو فروخت کر دیا نقد رقم۔/30000 روپے۔ 3- حق مہر۔/500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الوہاب محلہ حافظ دیوان شہر و ضلع خوشاب گواہ شد نمبر1 خلیل احمد صدر جماعت احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر2 قاسم محمد ناصر صاحب وصیت نمبر 26999۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31848 میں ناہید کوثر بنت ڈاکٹر غلام محمد صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ حافظ دیوان شہر و ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی مالیتی۔/5080 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناہید کوثر مکان نمبر P 103 محلہ حافظ دیوان خوشاب گواہ شد نمبر1 خلیل احمد صدر جماعت احمدیہ خوشاب گواہ شد نمبر 2 قاسم محمد ناصر وصیت نمبر 26999 برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31849 میں نجمہ بشیر بنت چوہدری بشیر احمد صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ بادشاہانوالہ شہر و ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-2-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- طلائی لاکٹ اور نوز پن مالیتی۔/3500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نجمہ بشیر مکان نمبر 3980 محلہ بادشاہانوالہ خوشاب گواہ شد نمبر1 خلیل احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر2 قاسم محمد ناصر وصیت نمبر 26999۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31850 میں نصرت الفردوس بنت محمد اکبر صدیق ورک صاحب قوم ورک پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھان اُمید علی ورک ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-6-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ڈیڑھ تولہ مالیتی۔/52000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت الفردوس ساکن بھان اُمید علی ورک P/O چوک گروٹ ضلع خوشاب گواہ شد نمبر1 میاں قمر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 28201 گواہ شد نمبر2 لئیق احمد مشتاق مربی سلسلہ وصیت نمبر 28132۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 31851 میں محمد دین ولد عمر دین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زراعت عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک F/9 بستی نور ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-8-16 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1- زرعی اراضی برقبہ 12- ایکڑ واقع چک نمبر W-F/11 ضلع بہاولنگر۔/1200000 روپے۔ 2- مکان جو کہ مذکورہ زرعی زمین میں واقع ہے مالیتی۔/150000 روپے۔ 3- ٹریکٹر ایک عدد مالیتی۔/150000 روپے۔ 4- مال مویشی بھینس گائے 8 جانور مالیتی۔/90000 روپے۔ 5- نقد رقم۔/100000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/1690000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد دین بستی نو چک F/ 9 ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 منظور احمد پسر موصی۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد فیروزالدین کشمیری صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کی دوسری ٹانگ میں بیت المبارک میں وضو کرتے ہوئے گرنے سے فریکچر ہوگیا ہے۔ اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں پہلے بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی تھی اور اب دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنی خاص رحمت کے طفیل موصوف کو شفاء کاملہ و عاجلہ فرمائے۔

○ عزیزہ سدرۃ المنتہیٰ احمد بنت مکرم مبارک احمد سروعہ صاحب بعمر چھ ماہ بوجہ نمونیہ اور چیسٹ انفیکشن شدید بیمار ہے اور مورخہ 26۔ دسمبر سے فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیزہ سدرۃ مکرم وسیم احمد سروعہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی حال بوسنیا کی بھانجی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت خادم

○ ناصر ہال گجرات شہر نزد چیمہ ہسپتال کے لئے خادم کی ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ صد روپیہ ماہوار ہوگی۔

(امیر جماعت احمدیہ گجرات شہر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ محمود احمد صاحب لاہور کینٹ سے تحریر کرتے ہیں میرے داماد مکرم نصیر احمد ناصر ابن چوہدری برکت علی صاحب وفات یافتہ آف فورٹ عباس مورخہ 16- دسمبر 1998ء کو وفات پا گئے ہیں جو لاہور ہائی کورٹ میں ڈپٹی رجسٹرار تھے۔ عمر 56 سال تھی۔ ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سالانہ نمائش گل داؤدی

(زیر اہتمام گلشن احمد نرسری ربوہ)

○ ربوہ کو سرسبز و شاداب بنانے اور لوگوں میں پھولوں اور پودوں کے بارے میں شعور اجاگر کرنے کے لئے 12-13 اور 14- دسمبر 1998ء کو گلشن احمد نرسری ربوہ کے زیر اہتمام "گل داؤدی" کی پہلی سالانہ نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ اس نمائش میں گل داؤدی کی 14- اقسام پر مشتمل 26 رنگوں کے پھول اور پودے رکھے گئے۔ جنہیں دیکھنے والوں کی دلچسپی کی خاطر خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ گل داؤدی کے تین ہزار گملوں کے ترتیب اور سلیقے سے تین قطاروں میں مختلف انداز سے رکھا گیا اور زائرین کے گزرنے کے لئے دو روشیں بنائی گئیں تھیں۔

نمائش کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے "گل داؤدی" کے گملوں کے ساتھ بیرونی بارڈر کے طور پر بعض دیگر خوبصورت پودے بھی رکھے گئے تھے۔ جن کے درمیان "گل داؤدی" اور بھی زیادہ بھلا معلوم ہوتا تھا۔

12- دسمبر بروز ہفتہ دن کے گیارہ بجے مکرم مرزا مسرور احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) نے نمائش کا افتتاح کیا اور دلچسپی کے ساتھ نمائش دیکھی۔ اس افتتاح کے موقعہ پر صدر صاحب تزئین ربوہ کمیٹی بھی موجود تھے۔ جبکہ علماء سلسلہ اور بزرگان نے بھی افتتاح کے موقعہ پر شرکت کی اور نمائش کی کامیابی کے لئے دعا کی۔

ربوہ میں اپنی نوعیت کی پہلی نمائش ہونے کے باوجود ہر طبقے کے لوگوں نے اس میں بھرپور شرکت کی اور اس کوشش کی تعریف کی۔ نمائش کے تین دنوں میں قریباً چار ہزار مرد و خواتین نے آکر نمائش کو دیکھا اور اسی دوران ان کی خواہش پر گل داؤدی اور دیگر پودوں کے قریباً 1200 گملے بھی فروخت کئے گئے جو ربوہ کی شادابی میں ممد و معاون ثابت ہونگے (انشاء اللہ)

آنے والے احباب کی دلچسپی اور خواہش کو دیکھتے ہوئے مارچ 1999ء میں موسمی پھولوں کی ایک ہفت روزہ نمائش کا پروگرام بنایا گیا ہے جس میں قریباً 35 ہزار پودے رکھے جائیں گے۔ اس نمائش کے کامیاب انعقاد کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خدا کرے کہ "گلشن احمد نرسری ربوہ" حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق ربوہ کو ایک خوبصورت اور شاداب شہر بنانے کے لئے اپنا حقیقی کردار ادا کر سکے۔ آمین ثم آمین۔

(انچارج گلشن احمد نرسری)

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بیٹی نسرین سلطانہ کا نام تبدیل کر کے شازیہ نسرین رکھ لیا ہے۔ اب اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ ریاض احمد بٹ

35/3 دارالنصر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 29- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 6 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ
30- دسمبر- غروب آفتاب- افطار 5-16
31- دسمبر- طلوع فجر انتہائے سحر 5-39
31- دسمبر- طلوع آفتاب 7-06

عالمی خبریں

امریکہ کی اجازت

امریکہ نے بھارت کو اگنی ٹو میزائل کے نئے تجربات کی اجازت دے دی۔ امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ نے بھارتی وزیر خارجہ جسونت سنگھ سے مذاکرات کئے تو امریکہ نے اگنی ٹو کے 1400 کلومیٹر رینج تک کے تجربہ کی اجازت دے دی ہے۔ یہ تجربہ برفانی صحرائی علاقے ویلر میں آئندہ چند ہفتوں میں کسی وقت متوقع ہے۔ زمین سے زمین تک مار کرنے والے اس میزائل کی رینج غوری سے زیادہ ہے۔ 160- فٹ لمبے میزائل پر ایک ٹن وزنی وارہیڈ نصب ہے۔

بھارتی بری فوج میں بغاوت

بھارتی بحریہ کے بعد بری فوج میں بھی بغاوت ہو گئی ہے۔ جی ایچ کیو کے جنرل شرما کا تبادلہ کیا تو انہوں نے جی ایچ کیو کو ٹرانسفر پر نظر ثانی کرنے کو کہا۔ جی ایچ کیو کے انکار پر جنرل شرما نے وزارت دفاع کو لکھا۔ جس پر وزیر دفاع جنرل فرنانڈس نے ان کی ٹرانسفر کے آرڈر منسوخ کر دیئے۔ اب ہیڈ کوارٹر میں جنرل شرما کے خلاف سخت متعصبانہ سلوک کیا جارہا ہے۔

عراق کاالزام اور دھمکی

عراق نے دشمن کے طیاروں پر ہوائی حملوں کاالزام لگایا ہے۔ عراق کا کہنا ہے کہ کویت اور سعودی عرب کی طرف سے آنے والے طیاروں نے فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا۔ عراق نے نوفلائی زون میں دشمن کے طیارے مار گرانے کی دھمکی دی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ عراق کی دھمکی کی وجہ سے اپنی پالیسی تبدیل نہیں کریں گے امریکی طیارے معمول کے مطابق عراقی فضائی حدود میں گشت کرتے رہیں گے۔

6-لاکھ ملازمین کی ہڑتال

بھارت کے 6-لاکھ ملازمین نے حکومت کے ساتھ مذاکرات کی ناکامی کے بعد ہڑتال کر دی اور مظاہرے کئے۔ مظاہرین نے وزراء کی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا۔ ہڑتالی ملازمین نے مطالبہ کیا ہے کہ انکی تنخواہیں وفاقی ملازمین کی برابر کی جائیں۔

بھارتی گجرات میں عیسائیوں پر حملے

بھارتی گجرات میں کرسمس کے روز ہندو غنڈوں نے عیسائیوں پر حملے کئے۔ بھارت کی فساد زدہ ریاست میں بی جے پی کے کارکنوں نے عیسائیوں کے دو سکولوں اور 3 چرچوں پر دھاوا بول دیا۔ ہندوؤں اور عیسائیوں نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔

عراق نے طیارہ مار گرایا

عراق نے ایک حملہ آور طیارہ مار گرایا جو جنوب میں واقع ائرڈیفنس پوزیشن پر حملہ کرنے آیا تھا۔ عراقی فوجی ترجمان نے کہا ہے کہ آئندہ بھی اگر کسی طیارے نے ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کی تو اسے مار گرائیں گے۔ امریکی فوجی ترجمان نے بتایا ہے کہ دو برطانوی طیارے معمول کی پرواز کرتے کرتے عراقی علاقے میں داخل ہو گئے تھے۔ ان پر عراق کے توپخانہ نے فائرنگ کی لیکن وہ بحفاظت واپس آگئے۔

ایک ملک کی اجارہ داری

روس کے صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ دنیا میں کسی ایک ملک کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہئے میں اس بات کے خلاف ہوں کہ ایک یا دو ملک مل کر کسی تیسرے ملک پر دباؤ ڈالیں۔ روسی صدر نے عراق پر روسی اور برطانوی حملوں کی مذمت کی۔

ملکی خبریں

بینظیر بھٹو پر پابندی

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت نے قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) میں شامل کر کے تمام ائرپورٹس پر امیگریشن حکام کو آگاہ کر دیا ہے۔ بینظیر بھٹو اپنے بچوں سے ملاقات کے لئے بیرون ملک جانا چاہتی تھیں۔

آٹے کی لوٹ

صوبائی دارالحکومت لاہور کے مختلف اتوار بازاروں میں کئی ملوں کا آٹا لوٹ لیا گیا۔ پاکستان فلورملز ایسوسی ایشن کے صدر نے بتایا ہے کہ والٹن روڈ پر لگنے والے اتوار بازار میں ان کے ٹرک سے 50 تھیلے لوٹے گئے۔ جبکہ قینچی امرسدھو میں لگنے والے بازار میں بھی دو مختلف ملوں کے آٹے کے تھیلے لوٹ لئے گئے۔

وزیراعظم کی خریداری

وزیر اعظم نواز شریف کی لندن میں مبینہ خریداری کے بارے میں میجر جنرل (ر) نصیراللہ بابر نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ وزیراعظم کے نام دو سرکاری کریڈٹ کارڈ جاری کئے گئے ہیں۔ تاکہ وزیر اعظم ذاتی خریداری کر سکیں۔

باب پاکستان منصوبہ

باب پاکستان منصوبہ سات سال کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ منصوبہ والٹن میں اس جگہ تعمیر کیا جارہا ہے جہاں 47ء میں بھارت سے آنے والے مہاجر ٹھہرے۔

ہسپتال بھی فوج حوالے

وفاقی حکومت نے محکمہ صحت میں وسیع پیمانے پر ہونے والی بے ضابطگیوں کو روکنے کے لئے ملک بھر کے سرکاری ضلعی اور ڈویژنل ہسپتالوں میں فوجی ڈاکٹروں کو ایڈمنسٹریٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ صحت کو خصوصی ہدایت جاری کردی گئی ہے۔

نئی ٹرانسپورٹ سکیم کااعلان

وزیراعظم نے ییلو کیب کی بجائے نئی ٹرانسپورٹ سکیم عید کے بعد شروع کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ اس کے تحت عوام 27 ہزار کاریں، بسیں، رکشے اور پک اپ ویگنیں قرضہ پر حاصل کر سکیں گے۔ کوئی کوٹہ مخصوص نہیں ہوگا۔ صرف مقامی تیار کردہ گاڑیاں ملیں گی۔ قرضہ کی مدت 5 سال ہوگی۔ مارک اپ 17 فیصد اور ایکویٹی 20 فیصد ہوگی۔ گاڑی کی 20 فیصد قیمت پیشگی دینا ہوگی۔ سکیم پر عمل درآمد وزارت مواصلات اور سمیڈا کے تعاون سے ہوگا۔

بینظیر بھٹو کا چیلنج

اپوزیشن لیڈر اور سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے اپنے دوبئی جانے سے روکنے کا اقدام کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ میری ممتا کا امتحان لیا جارہا ہے۔ نواز شریف سرکاری خرچ پر نیاگرا فال اور ڈزنی لینڈ دیکھتے ہیں مجھے اپنے خرچ پر اپنے بچوں سے ملنے کی اجازت نہیں۔ جب انہیں ائرپورٹ پر روکا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں شاک کی کیفیت میں ہوں۔ میں نہیں جانتی حکومت کیا چاہتی ہے۔

غیرملکی نمائندوں کو موقع

محترمہ بینظیر بھٹو کو دوبئی جانے کے لئے جب کراچی ائرپورٹ پر روکا گیا تو وہ غصے میں آگئیں انہوں نے افسر متعلقہ سے کہا کہ آرڈر دکھائیں۔ افسر نے آرڈر دکھایا تو بینظیر نے غصے میں کہا میں نہیں مانتی۔ عدالت نے مجھے باہر جانے کی اجازت دے رکھی ہے۔ کسی کا باپ بھی مجھے نہیں روک سکتا۔ پاسپورٹ حکام نے ان کے پاسپورٹ پر "آف لوڈ" مہر لگادی۔ غیرملکی نمائندے غصے میں آئی ہوئی بینظیر کی فلمیں بناتے رہے۔ ائرپورٹ پر یہ اعصاب شکن ڈرامہ 45 منٹ جاری رہا۔

لوڈشیڈنگ مزید بڑھ گئی

لوڈشیڈنگ میں مزید کئی گھنٹوں کے اضافے کے بعد واپڈا کے دفاتر کے سامنے شہریوں نے سینہ کوبی کی۔ وزیر آباد اور عارف والا میں 20 گھنٹے بجلی بند رہی۔ نمازیوں نے تیمم کر کے نماز پڑھی۔ بارش نہ ہوئی تو مزید لوڈشیڈنگ ہوگی۔

بنوں میں مزید حملے

صوبہ سرحد کے شہر بنوں میں کرفیو کے باوجود مزید دو تھانوں پر حملے ہوئے۔ طالب علم کی ہلاکت کے ملزم کانسٹیبل کو گرفتار کرلیا گیا۔ سینکڑوں مشتعل لوگوں نے تھانوں کا محاصرہ کر کے اہلکاروں پر فائرنگ کر دی۔

قرضے کی شرائط نرم

خود روزگار سکیم میں وزیر اعظم کی ہدایت پر قرضے کی شرائط نرم کردی گئیں۔ 3 لاکھ تک کے قرضے کے لئے گریڈ 17 کے افسر سے تصدیق کی پابندی ختم کر دی گئی۔ گروپ کی صورت میں کاروبار کرنے والے ایک دوسرے کی ضمانت دے سکیں گے۔

ذوالفقار کھوسہ نے بل ادا کردیئے

پنجاب کے سینئر وزیر سردار ذوالفقار علی کھوسہ نے بجلی کے تمام بل خاموشی سے ادا کردیئے۔ کھوسہ کا موقف تھا کہ ان کے بل درست نہیں ہیں۔ ان کا معاملہ زیر غور تھا۔ شہباز شریف نے واپڈا کو سختی کرنے کی ہدایت کی تھی۔

اسماعیلی جماعت خانہ نذر آتش

چترال میں شرپسندوں نے اسماعیلی جماعت کا جماعت خانہ نذر آتش کر دیا۔

دیسی گھی سے تیار شدہ مٹھائیاں اینڈ بیکرز
خوشاب کے مشہور تحفے
ڈھوڈا، پتیسہ
احمد سویٹس اینڈ بیکرز
کالج روڈ ربوہ

ہمیٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمت بازار ربوہ 211186
اوقات کار صبح 9 تا 4½ بجے شام
رمضان المبارک بروز جمعہ شام 3½ تا 5½ بجے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212515
رہائش 212300

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ- انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680، 7231681، 7223204، 7353105